بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَمَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۵

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم تختبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۶ ہجرت ۱۳۴۳ ہش ۳ محرم ۱۳۸۴ھ ۱۶ مئی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی انسانِ کامل، کامل نبی اور کامل برکتوں والے نبی ہیں

اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو

(۱) "وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (اتمام الحجہ ص۲۸)

(۲) "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے انبیاء علیہم السلام کو ایسی ہی نسبت ہے جیسی کہ ہلال کو بدر سے ہوتی ہے ہلال کا وجود ایک تاریکی میں ہوتا ہے لیکن جب وہ اپنے کمال کو پہنچ کر بدر بن جاتا ہے تو وہ بدر اپنی پہلی حالت ہلال کا مثبت اور مصدق ہو جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو پہلے نبی اور ان کی نبوتوں کے پہلو مخفی رہتے ...... اسی طرح پر اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو انبیاء سابقین کے اخلاق ہدایات معجزات اور قوتِ قدسیہ پر اعتراض ہوتے مگر حضور نے آکر ان سب کو پاک ٹھہرا دیا۔ اس لئے آپؐ کی نبوت کے نشانات سورج سے زیادہ روشن ہیں اور بے انتہا اور بے شمار ہیں۔ پس آپؐ کی نبوت یا نشاناتِ نبوت پر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی احمق نابینا کہہ دے کہ ابھی تو رات ہی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ دوسرے مذاہب تاریکی میں ہی رہتے۔ اگر اب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ آتے۔ ایمان تباہ ہو جاتا اور زمین لعنت اور عذاب الٰہی سے تباہ ہو جاتی۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء صٓ)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مکرم مولوی روشن دین صاحب ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ — مکرم مولوی روشن دین صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۴ء بروز بدھ صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب نے مصافحہ و معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین

فوری ادائیگی کی ضرورت

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب —

وقفِ جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش اور باعث تشویش ہے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرماویں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی فرمائیں تو بہت ہی کارِ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۵ مئی۔ کل اور پرسوں مسلسل دو روز اول شب یہاں خاصی تیز بارش ہوئی۔ بارش کے ساتھ گرج چمک اور آندھی بھی بہت تھی۔ گرد بیٹھ گئی ہے اور موسم نسبتاً خوشگوار ہو گیا ہے۔ آج صبح مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۶۲ء

اسلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے

ہمارا عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر و
انا له لحافظون۔

یعنی قرآن کریم ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات قیامت تک کے لئے انسان کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا دنیا کو آخری پیغام ہے۔ اس کی حفاظت کسی انسانی عقل کا کام نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لئے جو کام کرتا ہے وہ انسانوں کے ذریعہ ہی سرانجام دیتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ خاص طور پر فرماتا ہے کہ قرآن کریم کی ہم ہی حفاظت کرنے والے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اپنی طرف سے ایسے انسان کھڑا کرتا رہے گا جو اپنے اپنے وقت اور اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق قرآنی تعلیمات کا احیاء کرتے رہیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کا ایک عرصہ مقرر ہے۔ خواہ کوئی انسان طبعی عمر میں پہنچ کر فوت ہو لیکن وفوت ضرور ہوتا ہے اور اس کا نمونہ بھی اس کے ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے البتہ اس نمونہ کی کچھ یادیں، اس کی تحریروں اور تقریروں کی صورت میں یا اس کے پیرووں کے اعمال کی صورت میں باقی رہ جاتی ہیں لیکن یہ امور ایسے ہیں جن کا انسانی اعمال کے ساتھ گہرا تعلق نہیں ہوتا انسان پیدا ہوتے رہتے ہیں اور فنا ہوتے رہتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا کلام ایک دوام رکھتا ہے جو آنیوالی نسلوں کے لئے رہنمائی کا کام دیتا ہے۔

فی زمانناً ایسی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں کہ انسان کے کلام کو خواہ تحریری ہو یا تقریری طویل مدت تک زندہ رکھا جا سکتا ہے تاہم پھر بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی انسان کو جس کو اللہ تعالیٰ دنیا کے لئے نمونہ کے طور پر پیدا کرتا ہے ہمیشہ تک زندہ رکھا جا سکے۔

یہ بھی ایک عظیم حقیقت ہے کہ زندہ نمونے کا اثر لوگوں کے دلوں پر محض تحریروں اور تقریروں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ پھر بعض ایسی صورتیں بھی ہوتی ہیں کہ کسی انسان کے اعمال پوری طرح الفاظ میں پیش ہی نہیں کئے جا سکتے اور انسان تحریروں اور تقریروں سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر زمانے کے بدلنے کے ساتھ بعض نئی باتیں پیش آتی ہیں۔ تحریروں اور تقریروں کے گہرے معنی ان کے پیش نظر واضح ہونے لگتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں ایک ہی کلام کی کئی تفسیریں ہو جاتی ہیں اور انسان حیران ہو جاتا ہے کہ ان تفسیروں میں سے کسی کی تقلید کرے۔

دُور جانے کی ضرورت نہیں قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے کتابٌ مبین فرمایا ہے جس میں تفصیل لکلّ شیءٍ موجود ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے باوجود مختلف قیاس آرائوں نے ایک ہی آیہ کریمہ کے مختلف بلکہ متضاد معنی کئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کے زیر و زبر میں بھی کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی۔ پھر بھی مختلف لوگ ایک ہی کلام سے مختلف معنی پیدا کر لیتے ہیں۔ اور آج ہم جو فرقہ بندی دیکھتے ہیں یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ بعض اہل علم حضرات نے اپنے قیاس سے آیات اللہ کے ایک دوسرے سے مختلف معنی کئے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ عام لوگوں کی عقل پر قرآن کریم کی حفاظت چھوڑ دیتا تو ایک مدت کے بعد قرآن کریم کی تعلیمات کا صحیح حلیہ ہی معلوم کرنا مشکل ہو جاتا۔ ہو کیا جاتا ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے طریق کار سے آزاد ہو کر قرآن کریم کو اپنی اٹکل سے خود سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور محض عقل و علم کے ذریعہ چاہتے ہیں کہ دین کو از سر نو قائم کیا جائے وہ عجیب عجیب قلابازیاں کھاتے ہیں۔ اور مختلف اوقات میں فوری اثر کے ماتحت دین کی مختلف تعبیرات کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔ مودودی صاحب ترجمان القرآن جولائی اگست ۱۹۵۳ء صہ ۲۲ پر فرماتے ہیں:-

”اسلام کی نگاہ میں اصل اہمیت فرد کی ہے نہ کہ جماعت یا اجتماعی نظام کی!“

لیکن خطبات پندرھویں ایڈیشن میں ص ۲۷۹ پر فرماتے ہیں:-

”اسلام میں تمام کام نظام جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں انفرادیت کو اسلام پسند نہیں کرتا۔“

یہ دونوں بیانات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کا اصل قاعدہ یہ ہے کہ وہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں میں توازن پیدا کرتا ہے اور ایسے اصول دیتا ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں تضاد پیدا نہیں ہونے دیتا۔ لیکن مودودی صاحب مختلف حالات کے زیر اثر دو عین متضاد باتیں کہہ جاتے ہیں اور بالکل محسوس نہیں کرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ محض اپنی عقل کے ذریعہ قرآنی علوم بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ قرآن کریم کا یہ اصول سمجھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ ہی خود قرآن کریم کی تعلیمات کی حفاظت کرتا ہے تو آپ اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑاتے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی حفاظت اپنے خاص بندوں کو مبعوث کر کے کرتا ہے۔ حدیث مجددین میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسے خاص انسان مبعوث کرتا رہتا ہے جو تجدید و احیائے دین کا کام کرتے ہیں۔ اگر محض تھیوری یعنی نظریات کو بیان کر دیا جائے اور نمونہ سامنے نہ رکھا جائے تو صحیح اعمال سرانجام نہیں پا سکتے اسلام محض عقائد کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ وہ عقائد کا ظہور انسانی اعمال میں ظہور پذیر ہونے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم کے ساتھ سنت رسول کی اہمیت سمجھی گئی ہے تاہم سنت رسول ہو یا کلام اللہ ہر زمانے کے انسانوں کے سامنے نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ نمونہ مجددین اور ان کے خلفاء پیش کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود بعض خود ساختہ مجددین کی پیدا کردہ بھول بھلیوں کے حقیقی دین بلا کم و کاست ہم تک پہنچتا چلا آتا ہے۔

جن ادیان کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دی ہے ان کی حالت سے اسلام کا موازنہ کر کے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ عیسائیت باوجود نہایت وسیع تبلیغی مہمات کے اپنی اصلی صورت میں نایاب ہو چکی ہے۔ اور اس کی جگہ بت پرستانہ عقائد اور اعمال نے لے لی ہے۔ اب آپ لاکھ عیسائیوں کو توحید باری تعالیٰ کا اسلامی تصور پیش کریں بت پرستی ان کے ذہنوں میں ایسے رچ گئی ہے کہ اس کا کوئی اثر وہ قبول نہیں کرتے باوجودیکہ پوپ کی صورت میں خلافت کا ڈھانچہ ان میں موجود ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے بعد عیسائیت کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا اس لئے اس کی حالت دگرگوں ہو گئی ہے مگر اسلام میں اگرچہ بڑے بڑے افلاطون اور سقراط جیسے فلسفی پیدا ہوتے رہے ہیں مگر قرآن و سنت کی تعلیمات کو بدل نہیں سکے اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجددین کے ذریعہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔

جماعت کے لئے ایک اہم دن

بچوں کی تعلیم و تربیت کا جائزہ لینے کے لئے ۲۲ مئی کا دن مقرر ہے جس دن اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تین امتحانات ۱۔ ستارہ اطفال ۲۔ ہلال اطفال ۳۔ قمر اطفال ہو رہے ہیں۔ سب احمدی بچوں کی شمولیت ضروری ہے۔

احباب جماعت سعی فرمائیں کہ ہر احمدی بچہ اس دن امتحان میں شامل ہو۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درسِ مسیحِ وقت

ہم نے درسِ مسیحِ وقت سُنا
ہم تو ہنس ہنس کے غم بھی جھیلیں گے
آپ دشنام دیں دُعا سُن کر
گالیاں سُن کے ہم دُعا دیں گے

(رشید قیصرانی)

روضۂ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی دُعا

حضرت رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار

از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد

جن احمدی احباب اور غیر احمدی اصحاب کو حضرت سیدی مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ ورضی عنہ وارضاہ کے حضرت سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے متعلق تحریرات کے مطالعہ کا موقعہ ملا ہے وہ حضرت میاں صاحب کی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بےکراں محبت کو شدت سے محسوس کرتے ہوں گے۔ جو آپ کو اپنے مقدس باپ سے ورثہ میں ملی اور یہی عشق نبوی اور حبِ ذات مصطفوی ہی تو ہے جسے دوبارہ دنیا میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشقِ صادق نے لاکھوں احمدیوں کے قلوب میں راسخ کر دیا۔ درحقیقت بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر نبوت اور رسالت کے تمام مدارج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہیں تو عشق رسول مدنی احمد قدنی پر ختم ہے۔

ذیل میں وہ دعائیہ الفاظ درج کئے جاتے ہیں جو حضرت سیدی قمر الانبیاءؓ رضی اللہ عنہ نے خاکسار کو ۱۹۶۲ء میں حج بدل سے فراغت کے بعد روضہ نبویؐ پر حاضری کے موقعہ پر ان کی طرف سے پیش کرنے کے لئے تحریر فرمائے تھے۔ یہ حضرت میاں صاحب کی اپنی تحریر ہے:-

"اے نبی کریم رؤف و رحیم میں آپ کو خدا تعالےٰ کے عاجز بندے آپ کے محب غلام آپ کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مسکین فرزند بشیر احمد کا سلام اور دعائیں پہنچاتا ہوں۔ خدا کا یہ عاجز بندہ اپنی بے شمار کمزوریوں کے باوجود اپنے خالق و مالک اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم اور پھر اس زمانہ میں حضور کے نائب مسیح موعود کے ساتھ شدید محبت و عقیدت رکھتا ہے۔ پس اے ہمارے محبوب مطاع تیرا یہ غلام تڑپتے ہوئے دل کے ساتھ اپنا محبت بھرا سلام حضور تک خاکسار عبداللطیف گجراتی کی معرفت آپ کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ حضور اس عاجز غلام کا سلام قبول فرما کر اللہ کے حضور عرض کریں کہ وہ آسمانی آقا اس کی کمزوریوں سے درگذر فرمائے اور اس کا انجام بخیر کرے اور قیامت کے دن اس کو اس گروہ میں شامل فرمائے۔ جو حضور کی بشارت کے مطابق حساب کتاب کے بغیر بخشش پائے گا۔ اور اس کی رضا کا وارث ہوگا۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کو اور اس کی نسل کو ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے فضل کے سایہ میں رکھے۔ آمین۔

جو احباب حضرت سیدی مرحوم الی اللہ کے ان خطوط کو ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جو آپ نے سفر حرمین شریفین کے اثناء میں خاکسار کو رقم فرمائے۔ انہوں نے پڑھ لیا ہوگا کہ سیدی موصوف نے اپنی اس شدید خواہش کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو مدینہ شریف میں روضۂ مقدسہ نبوی پر حاضری کا شرف بخشے تو میرا سلام سب سے پہلے پہنچائیں اور خدا کرے کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم میرے سلام کو شرف قبولیت بھی بخشیں۔ آمین

خاکسار نے آپ کے ارشاد کی تعمیل میں سلام پہنچانے کے بعد خاتم العشاق للنبی الکریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان دس عربی قصائد کو بھی جو صدہا اشعار پر مشتمل ہیں۔ روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر حضور نبویؐ کو مخاطب کر کے پڑھا۔ اس کے علاوہ حضرت اقدسؑ کے فارسی قصائد اور اردو قصائد کو بھی بارگاہ نبوی میں پیش کیا۔ اور یہی ان کا اصل مقام تھا۔

اسی ضمن میں خاکسار سیدی قمر الانبیاءؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک اور مکتوب بھی درج کر دیتا ہے جو حضرت موصوف نے ہمارے ایک عزیز چوہدری نعیم احمد صاحب ابن چوہدری ظفر حسن صاحب گجراتی حال کراچی کو اس زمانہ میں لکھا جبکہ عزیز موصوف کو مدینہ طیبہ میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ایک سال تک اقامت کی سعادت نصیب ہوئی۔ عزیز موصوف چھوٹی عمر میں حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی بہرہ اندوز ہو چکے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم مکرم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط موصول ہوا اور آپ کا پنسل کا ہدیہ بھی بدست مولوی عبداللطیف صاحب پہونچا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ جس میں آپ ہر روز روضہ مبارک پر دعا کر سکتے ہیں۔ یہ ایک بڑی نعمت ہے۔ امید ہے کہ آپ نے اس سال حج بھی کیا ہوگا۔ آپ میری طرف سے کبھی کبھی **آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار مبارک پر جا کر سلام عرض کیا کریں۔** اور سورۂ فاتحہ کی دعا اور درود شریف پڑھنے کے بعد اس خاکسار کے لئے بھی دعا کیا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور انجام بخیر ہو۔ آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر دو جانب سے نیک لوگوں کی اولاد ہیں۔ یعنی آپ کے دادا اور نانا دونوں نیک اور خادم دین تھے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور دین و دنیا میں ترقی دے

والسلام خاکسار: مرزا بشیر احمد ۲۴/۷/۶۲

یہ خط تھا جو حضرت قمر الانبیاءؓ نے عزیز موصوف کو لکھا۔ ان خطوط کے مطالعہ سے ہر شریف النفس غیر از جماعت فرد بھی اس شہادت پر مجبور ہوگا کہ ان خطوط کے لکھنے والے کے دل میں اللہ تعالےٰ کے بعد اس کے مقدس رسول آنحضرتؐ کی بے پایاں محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ اس عظیم باپ کے فرزند دلبند ہیں۔ جن کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی گمشدہ توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فراموش شدہ عظمت اور شان کو دنیا میں دوبارہ قائم کرے۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

منذر رویا کے متعلق حکم

عن جابر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال اذا رائ احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللّٰہ من الشیطان ثلاثا ولیتحوّل عن جنبہ الذی کان علیہ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور خدا تعالےٰ کی توفیق سے شیطان کے شر سے پناہ تلاش کرے۔ اور اپنے پہلو کو بدل لے جس پر کہ وہ سویا ہوا تھا:

تشریح۔ بسا اوقات خدا تعالےٰ اپنے پیارے بندوں کو شر اور ابتلاء سے بچانے کے لئے خبردار کرنا چاہتا ہے اور منذر رویا سے مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ صاحب رویا کثرت استغفار اور دعا سے نیز صدقات کے ذریعہ آنے والی مصیبت سے بچنے کے لئے تیاری کرے اور اس قسم کی خواب ایک مومن کے لئے اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ بائیں طرف تین مرتبہ تھوک پھینکنے سے نفسیاتی طور پر منذر رویا کے اثرات کو دور کرنا ہے منذر خواب ہر کسی کے سامنے بیان نہیں کرنی چاہیئے بلکہ دعاؤں۔ صدقات اور استغفار سے اس کے اثرات کو دور کرنا چاہیئے:

(مرتبہ: شیخ نور احمد منیر)

شذرات

شیخ خورشید احمد

کیا آیت لا اکراہ فی الدین منسوخ ہو چکی ہے؟

ایک صاحب "عبدالرحیم منہاج" پہلے عیسائی ہو گئے تھے کچھ عرصہ کے بعد پھر انہیں تائب ہو کر مسلمان ہونے کی توفیق ملی۔ مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے ... ایک انٹرویو میں بتایا کہ میں کیوں عیسائی ہو گیا تھا۔ اس انٹرویو میں انہوں نے دیگر باتوں کے علاوہ ایک سوال بھی دریافت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:-

"مشرف بہ اسلام ہونے سے پہلے دینِ اسلام کے سلسلے میں مجھے جو سب سے نمایاں بات بتائی جاتی رہی وہ یہ تھی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اکثر مبلغینِ اسلام کو بھی یہ تجربہ ہوا ہو گا کہ عیسائی حضرات بحث مباحثہ میں بالعموم یہی کہتے ہیں کہ

"اسلام پھیلا اور خوب پھیلا لیکن تلوار کے زور سے پھیلا۔ تلوار کا دور ختم ہونے کے ساتھ ہی اس کا پھیلاؤ بھی تھم گیا"!

عیسائیوں کے اس طرزِ استدلال کا سبب کیا ہے؟" (کوہستان ۲۴۔ اکتوبر ۶۳ء)

عیسائیوں کے اس اعتراض اور طرزِ استدلال کی وجہ کیا ہے؟ یہ اگر معلوم کرنا ہو تو ذیل کا مراسلہ پڑھئے جو ایک مسلمان نے لکھا اور لاہور ہی کے ایک وقیع مسلمان روزنامہ میں شائع ہوا:-

"مکرمی! مشرق (۲۷۔ نومبر) میں ایک فاضل مراسلہ نگار نے لکھا تھا کہ دین میں جبر نہیں۔ اس رائے کے سلسلے میں جو غلط فہمی موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا ازالہ ہو جائے۔

شریعتِ محمدیہ کے نفاذ کے بعد جملہ مذاہب منسوخ قرار پائے اور طے ہوا کہ اب برتری اسلام کی ہے ...۔ علمائے کرام کی رائے ہے کہ لا اکراہ فی الدین (دین میں جبر نہیں) کا حکم جو ابتداء میں نافذ تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اور مذکورہ آیہ شریفہ کی ناسخ یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنے ہیں اے مسلمانو! تمہیں عنقریب ایک قوم سے مقابلے کے لئے بلایا جائے گا ان سے تمہیں جہاد کرنا ہو گا تاکہ وہ اسلام لائیں نسخ کے معنے یہ ہیں کہ پہلے حکم کچھ اور تھا۔ اسے اٹھا لیا گیا اور اسکی جگہ نیا حکم آ گیا ...."

محمد حسین کلیم شرقپوری۔ جلو موڑ۔ لاہور
(منقول از روزنامہ مشرق لاہور ۱۱۔ نومبر ۶۳ء)

اس مراسلے کو پڑھئے اور اندازہ لگائیے کہ جب خود مسلمان ہی اعلانیہ یہ کہنے کی جسارت کرنے لگیں کہ (نعوذ باللہ)

آیت لا اکراہ فی الدین
منسوخ ہو گئی ہے اور اب دین
میں جبر جائز قرار پا چکا ہے۔

تو دشمنانِ اسلام کیوں اعتراض نہ کریں کہ اسلام نعوذ باللہ تلوار سے پھیلا ہے! غضب یہ ہے کہ مندرجہ بالا مراسلہ میں صرف یہی تسلیم نہیں کیا گیا کہ نعوذ باللہ اسلام میں جبر جائز ہے بلکہ اس کی دلیل کے طور پر یہ ... کہنے کی بھی جسارت کی گئی ہے کہ نعوذ باللہ پورا قرآن ناقابل اعتبار ہے کیونکہ اس میں بعض ایسے احکام بھی موجود ہیں جو اب منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب خود اندازہ لگائیے کہ جب ایسے ایسے خطرناک اور فاسد عقائد کو خود مسلمان اسلام کی طرف منسوب کرنے لگیں تو اسلام کا کیا باقی رہ گیا؟ ایک طرف تو دشمنانِ اسلام کے اعتراض کی تائید کر دی کہ واقعی اسلام جبر سے پھیلا اور دوسری طرف عقیدہ ناسخ و منسوخ کا اظہار کر کے پورے قرآن پر سے ہی اعتبار اٹھا دیا کہ نہ معلوم اب کونسی آیت ناسخ ہے اور کونسی منسوخ؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حق یہ ہے کہ یہی وہ اسلام کو بدنام کرنے والے عقائد ہیں جو اسلام کی ترقی میں سنگِ گراں بن کر حائل ہو گئے۔ انہی کی اصلاح کے لئے اور اسلام کی حقیقی دلربا صورت کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے جنہوں نے آ کر اعلان فرمایا کہ

۱۔ "عیسائیوں اور آریوں نے اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے پھیلنے والا مذہب قرار دیا ہے اگرچہ یہ ان لوگوں کی سخت نادانی ہے کہ وہ بدوں دریافت کئے اصل منشاء کے اعتراض کر دیتے ہیں مگر ہم کو ان علماء پر بھی افسوس ہے جنہوں نے قرآن شریف کے حقائق کو پیش نہیں کیا اور خیالی اور فرضی تفسیریں اور مصنوعی قصے بیان کر کے اسلام کے پاک اور خوشنما چہرہ پر ایک پردہ ڈال دیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم)

۲۔ "مسیح موعود دنیا میں آیا ہے تاکہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے اور اپنی حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں ہرگز تلوار کی مدد کا محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذبہ ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں ...۔ اصل بات یہ ہے کہ ان ملاؤں نے جو اسلام کے نادان دوست ہیں یہ فساد ڈالا ہے انہوں نے خود اسلام کی حقیقت سمجھی نہیں اور اپنے خیالی عقائد کی بناء پر دوسروں کو اعتراض کا موقع دیا جو کچھ عقائد ان لوگوں نے بناء رکھے ہیں ان سے نصاریٰ کو خوب مدد پہنچی ہے ......۔ مگر اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے پاک اور درخشاں چہرہ سے یہ سب گرد و غبار دور کرے اور اس کی خوبیوں اور حسن و جمال سے دنیا کو اطلاع بخشے چنانچہ اسی غرض اور مقصد کے لئے ... اس نے اپنا یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۶-۱۷۷)

کیا حضرت خضر زندہ ہیں؟

"تنظیم اہل سنت" کے اخبار دعوت لاہور میں حضرت خضر علیہ السلام کے حالات شائع ہوئے ہیں مضمون نگار نے دیگر امور کے علاوہ اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ "کیا خضر حیات ہیں؟"

چنانچہ لکھا ہے:-

"خضر کی موت و حیات کے متعلق سخت اختلاف ہے جمہور صوفیاء کرام اور بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ خضر اب تک زندہ ہیں لوگ ان سے ملاقات کرتے ہیں اور وہ زندہ رہیں گے یہاں تک کہ دجال کی تکذیب کریں ...۔ مگر جمہور علماء و مفسرین حضرت خضر کی حیات کے قائل نہیں ہیں وہ کہتے تھے کہ جو لوگ خضر کی حیات کے قائل ... ہیں انہوں نے سخت ٹھوکر کھائی ہے ....۔ اگر خضر زندہ ہوتے تو انہیں واجب تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر ایمان لاتے آپ کے ہمراہ غزوہ میں شرکت کرتے چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھیجا اس سے عہد لیا کہ اگر وہ زندہ ہو اور اسکی زندگی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو وہ ضرور اس پر ایمان لائے اور اس کی نصرت میں جہاد کرے۔ اگر خضر زندہ ہوتے تو لازمی طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نصرت کرتے"!

(دعوت لاہور ۱۷/۲۲ جنوری ۶۴ء)

جن "جمہور علماء و مفسرین" کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ حضرت خضر کی زندگی کے قائل نہیں ہیں اگر وہ عقیدۂ حیاتِ مسیح کے قائل تھے تو پھر بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ وہ کیوں حضرت خضر کو زندہ نہ مانتے تھے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے مطابق تو حضرت عیسیٰؑ کے لئے بھی ضروری قرار پاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کی صورت میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور کی نصرت کرتے۔ اگر انہوں نے زندہ ہونے کے باوجود ایسا نہیں کیا تو پھر حضرت خضر کے لئے بھی ایسا کرنا ضروری نہیں رہتا۔

بہرحال اگر اصولی طور پر دیکھا جائے تو یا تو یہ عقیدہ رکھنا پڑے گا کہ تمام انبیاء اولیاء اور مامور فوت ہو چکے ہیں اور اگر کسی ایک کے متعلق بھی یہ مان لیا جائے کہ وہ زندہ موجود ہے تو پھر یہ کہنا غلط ٹھہریگا کہ

"جو لوگ خضر کی حیات کے
قائل ہیں انہوں نے سخت ٹھوکر
کھائی ہے"!

درخواستِ دعا

• ۱۔ خاکسار کی لڑکی میانوالی میں خناق کی بیماری سے بیمار ہے اور علاج جاری ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم خاکسار کی بچی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار ملک سوندھے خاں اڈہ طارق بس ربوہ)

• ۲۔ برادرم لطیف احمد صاحب عارف کا اکلوتا بیٹا جو محترم حاجی محمد الدین صاحب درویش کا پوتا ہے آجکل بہت بیمار رہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔ (مبارک احمد اعجاز ربوہ
ابن حاجی محمد الدین صاحب درویش)

• ۳۔ میرے ماموں شیخ محمد حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں۔ احباب سے انکی صحت کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید شاہ میر احمد اشرف کارکن دار الضیافت ربوہ)

• ۴۔ محترم چوہدری محمود احمد صاحب ساکن مکیانہ ضلع گجرات کئی روز سے بیمار ہیں۔ صحت کبھی زیادہ خراب ہو جاتی ہے کبھی معمولی افاقہ ہو جاتا ہے کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ انکو صحت بخشے۔ آمین۔ (خاکسار محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن سنگاپور

(۲)

مخالفت کا فائدہ

گذشتہ سال ایک مرتبہ اس عاجز نے سنگاپور میں احمدیت کی مخالفت کے سلسلہ میں بعض واقعات کا ذکر کرکے حضرت میاں رضی اللہ عنہ سے خاص دعا کی درخواست کی۔ نیز اپنی بیماری کا ذکر کرکے اپنی صحت کے لئے بھی دعا کرنے کو عرض کیا۔ آپ نے دعا فرمائی اور جواباً لکھا۔

"عزیزم مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا خط محررہ ۲۲/۳/۶۲ موصول ہوا آپ کی بیماری کی اطلاع ملتی رہی ہے اور میں آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل شفا دے اور صحت و دینی کے ساتھ آپ کو راحت اور برکت اور سکون کی زندگی نصیب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

آپ کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہاں پر آجکل مخالفت کا زور ہو رہا ہے اور مخالفین کئی قسم کی روکیں پیدا کر رہے ہیں گو مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے تاہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس مخالفت کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور جماعت میں ترقی کے سامان پیدا فرمائے اور جماعتی مشکلات دور فرمائے۔
والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد"

دین و دنیا کی دوہری برکت

مذکورہ بالا خطوط سے قبل ان کو اسماعیل ابن عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مفصل خط لکھا۔ جس میں اپنے احمدی ہونے کے حالات اور بعد کی مشکلات وغیرہ کا تفصیلی ذکر کیا ان کے اس خط کے جواب میں آپ نے ان کو مندرجہ ذیل جواب مرحمت فرمایا جو کہ نہایت ایمان افروز اور مفید نصائح سے پُر ہے۔

"ان کو حاجی اسماعیل بن عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سنگاپور (چیئرمین) قلوح سگامت ملایا

مکرمی محترمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا خط محررہ ۲۵/۳/۶۲ موصول ہوا آپ کے حالات معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ رئیس خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو احمدیت کی روشنی سے منور فرمایا ہے ورنہ عام حالات میں سنت اللہ یہی ہے کہ شروع میں الٰہی جماعتوں میں غریب لوگ داخل ہوا کرتے ہیں اور بعد میں امراء اور بادشاہوں کی باری آتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے دوہری برکت پائی کہ دنیا کی نعمت سے بھی حصہ پایا اور دین کی نعمت سے بھی نوازے گئے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس دنیا میں مزید ترقی عطا کرے آپ کو صحت دے اور پوری شفاء عطا فرمائے اور ہر قسم کی خیر و برکت سے نوازے۔

ہمارا آسمانی آقا تمام خزانوں کا مالک ہے اور اس کے ہاتھ میں ہر خیر و خوبی کی کنجی ہے آپ دعاؤں کی بہت عادت ڈالیں۔ احمدیت کا بہتر سے بہتر نمونہ بننے کی کوشش کریں۔ پھر خدا بھی آپ پر زیادہ برکتیں نازل فرمائیگا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مومنوں کو شروع شروع میں خدائی سنت کے مطابق کچھ مشکلات بھی پیش آیا کرتی ہیں۔ ایسے اوقات میں ہمت اور صبر و صلوٰۃ سے کام لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔

میں نے وکیل التبشیر صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ آپ کو حسب ضرورت لٹریچر بھجوایا جائے تا کہ آپ احمدیہ لٹریچر سے پوری طرح واقف ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین
والسلام۔　　خاکسار
(مرزا بشیر احمد) ۶۲/۴/۹ ربوہ"

حج بدل کا مسئلہ

حج بدل کے مسئلہ کے متعلق اپنے علم کے مطابق اس عاجز نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حج بدل کیلئے کسی حاجی ہی کا انتخاب ہونا چاہیئے اور اس بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی رائے بھی لکھی جو کہ حضور پر نور نے ایک مرتبہ مجھے افریقہ لکھوائی تھی اس پر آپ کی طرف سے حج بدل کے بارے میں مندرجہ ذیل مفصل خط ملا۔ جس سے یہ مسئلہ پوری طرح واضح ہو جاتا ہے۔

"عزیزم مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا خط مورخہ ۱۵/۲/۶۲ موصول ہوا جزاکم اللہ خیراً الحمدللہ کہ آپ بخیریت پہنچ گئے۔ اور اپنا کام شروع کر دیا۔ زبان کی مشکل نئے ملک میں ضرور پیش آتی ہے مگر ہمت کرنے والے کے لئے جلد دور ہو جاتی ہے اور پھر سنگاپور میں تو کافی انگریزی سمجھی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مشکل آپ کے رستہ میں روک نہیں بنے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

حج بدل کے متعلق آپ کا نوٹ پڑھا یہ اختلافی مسئلہ ہے عام خیال یہی ہے کہ حج بدل کے لئے ایسے شخص کو منتخب کرنا چاہیئے جو خود پہلے اپنی طرف سے حج کر چکا ہو مگر اس کے خلاف بھی بعض حدیثیں ملتی ہیں۔ میں نے اس کے متعلق صیغہ افتاء سے فتویٰ پوچھا تھا۔ انہوں نے یہی فتویٰ دیا ہے کہ حسب ضرورت غیر حاجی سے بھی حج بدل کروانا درست ہے۔ اس میں حرج نہیں۔

میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ایک ترجیحی نوعیت کا سوال ہے۔ اگر کوئی نیک اور دعاگو حاجی مل جائے تو اسی کے ذریعہ حج بدل کروانا بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا مناسب شخص نہ مل سکے تو پھر نیکی اور دعاؤں میں شغف رکھنے والے کو ترجیح دینی چاہیئے۔ خواہ وہ غیر حاجی ہو۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے جب وہ جانتا ہے کہ میں اس شخص کا خرچ برداشت کرکے حج کے لئے بھجوا رہا ہوں اور میری نیت اور تڑپ کو بھی جانتا ہے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ مجھے حج کے ثواب سے محروم نہیں رکھے گا۔ اور اس کی تائید میں بعض حدیثیں بھی ہیں۔ والسلام
خاکسار:- مرزا بشیر احمد ۶۲/۲/۲۱"

کارآمد نصائح برائے مبلغین

یکم مئی کو سنگاپور آتے ہوئے خاکسار حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے الوداعی ملاقات کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اپنے کمرے میں نہایت سادگی سے چارپائی کے پاس ہی ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور غالباً بعض خطوط کا جواب دے رہے تھے۔ آپ باوجود نقاہت کے اٹھکر دروازے پر تشریف لائے اور مصافحہ کے بعد بڑی شفقت سے پاس بٹھا کر گفتگو فرماتے رہے۔ فرمایا اس مرتبہ آپ اس جگہ جا رہے ہیں جو کہ آپ کے لئے نئی ہے۔ آپ کو معمول سے زیادہ دعائیں اور جدوجہد کرنی ہوگی اور فرمایا کہ سب سے پہلی اور بڑی تبلیغ ایک مبلغ کا اپنا نمونہ ہے۔ اسکے بعد دعا علم و حکمت اور تجربہ وغیرہ کام آتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ اپنے نفس کا محاسبہ متواترہ اور اپنے تبلیغی و تربیتی کام اور اس کے نتائج کا ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ مبلغ کو ہر ایک شخص سے ایسا سلوک کرنا چاہیئے کہ ہر فرد جماعت اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بعد اسے اپنا سب سے زیادہ مددگار و معاون اور ہمدرد و شفیق اور مہربان باپ اور بھائی یقین کرے نیز حتی الوسع ان میں سے حاجتمند احباب پر ذاتی احسانات اور حسن سلوک (محض للہ فی اللہ) کرکے انہیں اپنا سچا دوست اور ہمدرد بنانا چاہیئے تا کہ کسی ناگہانی مصیبت یا بیماری کے وقت اپنے عزیزوں کی طرح وہ لوگ اپنا دست و بازو ثابت ہوں اور کام آسکیں اور یہ بات پیدا ہوتی ایمان کے علاوہ ذاتی تعلقات محبت چاہتی ہے۔

اسی طرح فرمایا کہ اپنے سے پہلے مبلغ کے طریق کار اور اس کی پالیسی اور اس کے جاری کردہ مفید کام یا پروگراموں کو حتی الامکان اسی طرح جاری رکھنا چاہیئے اور بلاوجہ تبدیلیاں نہیں کرنی چاہیئے اور اگر تبدیلی کرنی بھی پڑے یا کوئی نیا طریق کار جاری کرنا بھی پڑے تو ایسے طریق پر کیا جائے کہ سابقہ کام یا طریق کار کے نقائص پبلک میں نہ آئیں۔ ان کے کام اور کوششوں کی تعریف ہو اور ان کے لئے دعائیں بار بار دیں اور اس طرح باوجود مصروفیت کے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کام چھوڑ کر تقریباً دس منٹ تک مفید ترین نصائح سے نوازتے رہے۔ جس کے بعد نبیوں کے اس چودھویں کے چاند اور پیکر شفقت و رحمت نے اس عاجز کے لئے ہاتھ اٹھا کر بھی دعا فرمائی اور پھر آبدیدہ آنکھوں سے جنہیں آپ اپنے پپوٹوں سے پونچھ رہے تھے آپ نے اپنے اس حقیر ترین خادم سے معانقہ کرکے رخصت فرمایا۔ آہ! کیا پتہ تھا کہ اس جہاں میں مسیح موعود کے پیارے لخت جگر اور نبیوں کے چاند سے اس عاجز کی آخری ملاقات ہے اور پھر کبھی یہ پرنور اور نورانی اور انگنت خوبیوں والا مقدس چہرہ اس دنیا میں دیکھنا نصیب نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اس پاک اور مشفق وجود

حافظ کلاسز سے متعلق یاددہانی

اس وقت تک حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء جماعتہائے (۱) جہلم (۲) چک مراد نمبر ۱۶۶ (۳) ربوہ (۴) باغ آزاد کشمیر (۵) محمد آباد (سندھ) (۶) حیدرآباد کراچی (۷) گمسیٹ پورٹ کھاریاں (۸) چونڈہ (۹) چک نمبر ۳۰ منڈی بہاؤالدین (۱۰) رو وال (۱۱) ربوہ (۱۲) گنج منٹگمری۔ چک نمبر ۱۵۲ شمالی لیہ منٹگمری (۱۳) اوکاڑہ (۱۴) پیرکوٹ (۱۵) سیالکوٹ کی طرف سے حافظ کلاس کے اجراء کے لئے درخواستیں آچکی ہیں۔ مشاورت فیصلہ یکم مئی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ۲۰ مئی سے پہلے پہلے درخواستیں بھجوا دیں اور ذیل کے سوالات کے مطابق درخواست بھجوائیں ۱۔ کیا آپ کی جماعت حافظ کلاس کا انتظام چاہتی ہے؟ ۲۔ کیا کم از کم پانچ طلباء کا انتظام کر لیا گیا ہے؟ ۳۔ کیا معلم حافظ کا انتظام کر لیا گیا ہے اور کس قدر تنخواہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ۴۔ کیا جماعت کی مجلس عاملہ معلم حافظ صاحب کی نصف تنخواہ ادا کرنے کی ذمہ داری اٹھاتی ہے ۳۰ مئی تک درخواستوں کا انتظار کیا جائیگا۔ اسکے بعد فیصلہ کر دیا جائے گا۔
(ناظر اصلاح و ارشاد)

جماعت احمدیہ احمد نگر مشرقی پاکستان کا کامیاب سالانہ جلسہ

مختلف اسلامی مسائل پر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

احمد نگر ضلع دیناجپور مشرقی پاکستان کا سالانہ تربیتی جلسہ یکم مئی سے شروع ہو کر ۲ر مئی تک جاری رہا اور ۳ر مئی کو مجلس انصار اللہ کا اجتماع منعقد ہوا جلسہ اور اجتماع کے لئے ایک ماہ پہلے سے تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ جلسہ غیر از جماعت دوستوں اور بیرونی جماعتوں کو مطبوعہ اشتہارات کے ذریعہ اور خطوط کے ذریعہ سے نیز زبانی طور پر اطلاع دے دی گئی تھی۔ چنانچہ جلسہ میں معزز غیر از جماعت دوست جن میں وکیل ڈاکٹر اور سرکاری ملازمین شامل ہوئے اسی طرح دور دور کی جماعتوں کے احباب حاضر ہو کر جلسہ کے فوائد و برکات سے مستفید ہوئے۔ سائبان لاؤڈ سپیکر اور خواتین کے لئے پردے کا خاطر خواہ انتظام تھا

اس دفعہ ہمارے اس جلسہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ مرکز سے جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ جناب پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے جناب پروفیسر خان حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی اور ڈھاکہ سے جناب شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے جلسہ میں شمولیت فرما کر اس کی رونق کو دوبالا کیا

یکم مئی بعد نماز جمعہ و عصر مکرم جناب مولوی محمد صاحب بی اے امیر جماعتہائے مشرقی پاکستان کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی ابو طاہر صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب جناب شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء جناب پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن ایم اے اور جناب مولانا شیخ مبارک احمد نے علی الترتیب احمدیت کا پیغام اسلامی سماجی نظام ، برکات خلافت اور سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ مغربی پاکستان سے آنے والے معزز مقررین کی پر معارف تقریروں سے سامعین بہت متاثر اور محظوظ ہوئے

دوسرے دن ۲ر مئی کو پہلا اجلاس زیر صدارت جناب شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جس میں صوبائی مربیان و معلمین نے تبلیغی و تربیتی تقریریں کیں۔ اور بعد نماز ظہر و عصر آخری اجلاس مکرم جناب امیر صاحب جماعتہائے مشرقی پاکستان کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جو مکرم صفی اللہ صاحب حوالدار نے کی بعدہٗ جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب جناب شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر مکرم جناب مولوی محمد صاحب بی اے اور خاکسار نے علی الترتیب ذکر الٰہی ، اسلامی مالی نظام ، انسان کامل اور ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ازاں بعد جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ”اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات“ کے موضوع پر مؤثر انداز میں تقریر فرمائی۔ بعدہٗ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ غیر از جماعت دوستوں نے دلچسپی کے ساتھ استفسارات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

۳ر مئی کو مجلس انصار اللہ کے اجتماع کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں درس قرآن کریم درس حدیث ذکر حبیب قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات اور تربیتی مضامین بیان ہوئے اور ظہر سے قبل جناب شیخ مبارک احمد صاحب کی اختتامی تقریر اور پر سوز دعا کے بعد بخیر و خوبی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

(خاکسار عبد العزیز صادق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مقیم احمد نگر۔ مشرقی پاکستان)

ضروری اعلان

انسپکٹران تحریک جدید کو حسب ذیل جماعتوں کے دورہ جات کیلئے بھجوایا گیا ہے احباب ان سے چندہ تحریک جدید کی وصولی میں ہر ممکن تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔	مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب	جماعتہائے ضلع سیالکوٹ
۲۔	” قاضی رشید الدین صاحب	” ”
۳۔	” مولوی بدر الدین صاحب	” اضلاع منٹگمری و لائلپور
۴۔	” سید احمد شاہ صاحب	” سابق سندھ
۵۔	” چوہدری ناصر علی صاحب	” اضلاع سرگودھا۔ گجرات۔ جہلم
۶۔	” میاں احمد حسین صاحب	” مشرقی پاکستان

(وکیل المال تحریک جدید)

ایک مبارک تقریب

۱۴ر مارچ ۱۹۶۴ء جماعت احمدیہ کیلئے بہت ہی خوشی کا دن تھا کیونکہ اس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ کو مسند خلافت پر متمکن ہوئے پچاس سال پورے ہوئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

جماعتوں اور احباب جماعت نے مختلف طریقوں سے اس خوشی کے دن کو منایا اور دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرما دے۔

ہمارے حلقہ کے ایک مخلص دوست حافظ نیاز احمد صاحب کرمانی مالک الفردوس کلاتھ مرچنٹس انارکلی لاہور نے اس تقریب کو اس طرح منایا کہ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۶۴ء بروز اتوار اپنے مکان پر قریباً ڈیڑھ صد افراد کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ جس میں ضلع لاہور اور لاہور کی جماعت کے عہدیداران نیز غیر از جماعت افراد کو بھی مدعو کیا۔

اس موقعہ پر ایک مختصر جلسہ کی صورت ہو گئی۔ جس کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو حافظ صاحب کے صاحبزادے حامد احمد نے کی۔ اس کے بعد مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب نے مصلح موعود کے عہد خلافت میں ترقی کے واقعات پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے قریباً پون گھنٹہ جامع اور مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد کو پیش فرمایا اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا پس منظر پیش فرمایا۔ اور اس پیشگوئی کو چسپاں کر کے اسلام کی سچائی کے ثبوت کے طور پر اسے اسلام کی فتح عظیم قرار دیا۔

اس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اور دعا کے بعد یہ مبارک تقریب دو بجے ختم ہوئی۔ احباب جماعت کے لئے ایسی مبارک تقاریب پیدا فرما کر غیر از جماعت دوستوں کو مدعو کر کے غلط فہمیوں سے نکالنے کے لئے ایک مؤثر طریق ہے۔

(ملک سعادت احمد۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد نیلا گنبد لاہور)

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی عمارات کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا

آج مورخہ ۱۱ر مئی ۱۹۶۴ء اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی اصل عمارت کو جس کا سنگ بنیاد حضرت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہزاروں افراد کی موجودگی میں نصب فرمایا تھا۔ کی تعمیر کا آغاز ہو گیا۔

سب سے پہلے اجتماعی دعا کے ساتھ مکرم و محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبھا سنگھ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں) نے کرائی۔ محترم جناب عبد السلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل کالج نے صدقہ کے طور پر ایک بکرا ذبح کیا۔ پھر طلباء اور اساتذہ نے دلی دعاؤں کے ساتھ تعمیر کے کام میں امداد دی۔ انتظامیہ کمیٹی کے ممبر چوہدری رشید احمد صاحب بھی محترم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب کے ساتھ تعمیر کے کام میں امداد دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔ اور اس ادارے کو اس علاقے کے لئے خیر و برکت کا موجب بنادے۔ جیسا کہ دوستوں کو علم ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور نے خاص طور پر اس ادارے کے لئے دعا کی تحریک شائع فرمائی تھی۔ پس احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہاں پڑھنے اور پڑھانے والوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور انہیں سلسلے کا خادم بننے کی توفیق عطا فرمادے۔ والسلام

(سٹاف سیکرٹری)

قائدین مجالس شکریہ کے مستحق ہیں

یہ خوشی کی بات ہے کہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹوں کی تعداد میں نومبر ۱۹۶۳ء کی نسبت اپریل ۱۹۶۴ء میں ۵۰٪ اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر تاحال رپورٹیں بھجوانے والی مجالس کا تقریباً ۱۰٪ ہیں۔ گویا ۹۰٪ کام باقی ہے۔

پس جن قائدین اور ناظمین نے اس طرف توجہ فرمائی ہے اور وہ اطفال الاحمدیہ کے مطبوعہ فارم پر رپورٹیں بھجوا رہے ہیں وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور باقی سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس اہم کام کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ جب تک وہ کام کی رپورٹ مرکز کو نہ بھجوائیں گے ان کا کام صفر کے برابر ہوگا۔

رپورٹ مرکز کو بھجوانے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ ہوا کرتی ہے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ترکِ حقہ نوشی کے متعلق ایک رپورٹ

مکرم میاں عبدالرحیم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور تحریر فرماتے ہیں:-

"گزارش ہے کہ حضور نے حقہ نوشی کے ترک کرنے کے متعلق بارہا ارشادات فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے نتائج اچھے برآمد ہو رہے ہیں۔ آپ کے ارشادات خاکسار الفضل میں سے خطبات جمعہ پڑھ کر سناتا رہا جس کا اثر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھا رہا اور اکثر دوستوں نے حقہ ترک کر دیا۔ حالانکہ دیہات میں جس طرح کا رواج ہے اس کا چھوڑنا از حد مشکل ہوتا ہے حال ہی میں ہمارے دو دوست بابا فضل دین صاحب مؤذن اور میاں فضل دین صاحب جمیل حلقہ پیر دیجی نے بالکل حقہ چھوڑ کر ایک نمونہ قائم کیا ہے اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نظارت تعلیم کے اعلانات

بھرتی ایرمن، واپرنٹسز

دفتر بھرتی پی۔اے۔ایف ۲۸۔ایبٹ روڈ لاہور میں روزانہ صبح ساڑھے سات بجے ۱۵/۶/۶۴ تک امیدواران اپنے اصل سرٹیفکیٹ لے کر پیش ہوں۔ شرائط:- ایرمن۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس و ریاضی یا بغیر سائنس میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۶ تا ۲۸۔ غیر شادی شدہ۔

اپرنٹسز:- میٹرک سائنس و ریاضی سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج فزکس کیمسٹری۔ عمر ۱۵ تا ۱۷۔ غیر شادی شدہ۔ (پ ش ۱۰/۵/۶۴)

داخلہ ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر مغل پورہ

ٹریڈز:- (۱) ٹن اینڈ کاپر سمتھ (۲) الیکٹرو پلیٹر۔ (۳) پینٹر۔ (۴) نینسی لیدر ورک (۵) فٹ ویر (۶) گنگ ڈیزائنگ (۷) بیاس کاسٹنگ (۸) برک لیئر (۹) کارپینٹر (۱۰) بلیک سمتھ (۱۱) ویلڈر (الیکٹرک و گیس) فٹر

شرائط:- جماعت ششم پاس ماسوائے ویلڈر و فٹر جن کے لئے آٹھویں جماعت تک تعلیم عمر ۱۶ تا ۲۵ (پ ش ۱۰/۵/۶۴)

شارٹ سروس کمیشن آرمی ایجوکیشن کور

شرائط:- فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ماسٹر ڈگری انگلش۔ فزکس یا ریاضی یا آنرز ڈگری انگلش۔ فزکس یا ریاضی فارن یونیورسٹی صرف انگلش تھرڈ ڈویژن جن کو پڑھانے کا تجربہ ہو لئے جا سکتے ہیں عمر ۱/۵/۶۴ کو ۳۵ تک۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۱/۵/۶۴ تک بنام پی اے ڈائرکٹریٹ پی اے۔ ۳ (بی)۔ اے جی برانچ جی ایچ کیو راولپنڈی مصدقہ نقول سندات و تجربہ تدریس اور پاسپورٹ سائز فوٹو اور پانچ روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر شامل ہوں۔ (پ ش ۱۰/۵/۶۴)

پوسٹ گریجوایٹ کورس سائل میکینکس کوئٹہ

عرصہ کورس یک ماہ ۸/۶/۶۴ سے سیٹو گریجوایٹ سکول آف انجینئرنگ بنکاک تھائی لینڈ کے زیر اہتمام ایوننگ کلاسز شرائط۔ پریکٹسنگ انجینئرز۔ بچلر ڈگری سول انجینئرنگ درخواستیں ۲۰/۵/۶۴ تک بنام پروفیسر اے ٹی خان، ایڈوائزر و کوآرڈینیٹر سپیشل پروگرام این ای ڈی گورنمنٹ انجینئرنگ کالج کراچی۔ (پ ش ۱۰/۵/۶۴)

(ناظر تعلیم ربوہ)

وصیت

نوٹ:- مندرجہ ذیل مسل نمبر ۱۷۳۰۶ پہلے چونکہ درست طور پر شائع نہیں ہو سکی اس لئے اسے دوبارہ درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۳۰۶ میں صفیہ مبارکہ زوجہ بابو وزیر احمد صاحب قوم راجپوت چب پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کالونی کوارٹر $\frac{52}{6}$ ملتان روڈ چوبرجی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ مارچ ۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت کچھ نہیں میرا مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میں اپنے مہر کا دسواں حصہ انشاء اللہ خود ادا کر دوں گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا میری آمدنی کا کوئی ذریعہ بن جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ صفیہ مبارکہ لاہور حال ربوہ محلہ دارالبرکات گواہ شد۔ حکیم محمد عبدالعزیز برادر نسبتی موصیہ گول بازار ربوہ۔ ۲ گواہ شد۔ بقلم خود راجہ احمد خان محلہ دارالبرکات مکان نمبر ۱ ربوہ)

قائدین مجالس شکریہ کے مستحق ہیں!

یہ خوشی کی بات ہے کہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹوں کی تعداد میں نومبر ۶۳ء کی نسبت اپریل ۶۴ء میں -/۵۰۰ اضافہ ہو گیا ہے مگر تا حال رپورٹیں بھجوانے والی مجالس کل مجالس کا تقریباً ۱۰/۱ ہی گویا ۹۰ کام ابھی باقی ہے۔

پس جن قائدین اور ناظمین نے اس طرف توجہ فرمائی ہے اور وہ اطفال الاحمدیہ کے مطبوعہ فارم پر رپورٹیں بھجوا رہے ہیں وہ شکریہ کے مستحق ہیں اور باقی سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس اہم کام کی طرف توجہ دیں کیونکہ جب تک وہ کام کی رپورٹ مرکز کو نہ بھجوائیں گے ان کا کام صفر کے برابر ہوگا۔

مرکز کو رپورٹ بھجوانے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ ہوا کرتی ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

مورخہ ۱۰ مئی ۶۴ء کو عزیزم رفیق احمد ولد حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان کا نکاح شاہدہ مبارکہ بنت قاضی محمود احمد صاحب لاہور کے ہمراہ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے پڑھا۔ رخصتانہ کی تقریب اسی روز عمل میں آئی احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور احمدیت کے لئے مفید ہونے کی دعا فرماویں۔

(مبارک احمد ایم اے۔ ابن حاجی محمد الدین صاحب درویش)

اعلان نکاح

میرے برادر نسبتی مفتی راحت حسن (ابن مفتی اظہار حسن صاحب مرحوم) کا عقد رضیہ بیگم بنت مولوی نصیر الدین صاحب وکیل مرحوم کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ساڑھے تین ہزار روپے یکم مئی ۱۹۶۴ء بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ مکرم میجر منصور عالم صاحب حال لاہور چھاؤنی کی ہمشیرہ ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (ملک محمد صدیق اسٹیشن ماسٹر باداسی باغ لاہور)

ولادت

مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب آف چاکانوالی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام نصیر احمد رکھا گیا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ (خاکسار محمد بدر الدین صدر جماعت احمدیہ کریانوالہ ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب کافی عرصہ سے کمر درد اور جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (خاکسار نعمت اللہ سیکرٹری مال چک نمبر ۸۹ نزد لائل پور)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم منیر احمد اختر کراچی بورڈ سے فسٹ ایئر کا امتحان دے رہا ہے اور میرے بڑے لڑکے عزیزم نصیر احمد طاہر کا سیکنڈ ایئر ایم بی بی ایس کا امتحان ۲۷ مئی کو شروع ہوگا۔ سب احمدی بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے ہر دو بچوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (احمدی بیگم۔ بیگم ایس امیر احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور)

۳۔ خاکسار کو بعض محکمانہ مشکلات درپیش ہیں احباب ان سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد ٹیچر بڈھہ رانجھا ضلع سرگودہا)

۴۔ مکرم محمد اقبال صاحب ابن محمد عبداللہ صاحب موضع چکوال عرصہ چار پانچ ماہ سے شدید بیمار ہیں بزرگان سلسلہ صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ملک محمد انور۔ راولپنڈی چھاؤنی)

۵۔ میں نے سیکنڈ ایئر کا امتحان دیا ہے احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار مشتاق احمد ابن چوہدری نصر اللہ خان یونین کونسل اونچہ ججہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

۶۔ میرے شوہر شیخ بشیر احمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ کے دواپرش ہوئے ہیں ایک اپنڈے سائٹس اور دوسرے ہرنیا کا کمزوری بہت ہو گئی ہے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (سعیدہ اختر۔ قلعہ صوبا سنگھ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سری نگر ۱۴ رمئی۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے "میں صدر ایوب اور دوسرے رہنماؤں سے بات چیت کرنے کے لئے اگلے ہفتے پاکستان کے دورہ پر جاؤں گا۔ آپ کل نئی دہلی سے سری نگر پہنچنے کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے کشمیری رہنما نے کہا پاکستان اور آزاد کشمیر میں میرا قیام بارہ پندرہ روز ہوگا، آپ نے کہا نئی دہلی میں پنڈت نہرو اور دوسرے بھارتی رہنماؤں کے ساتھ میری بات چیت تسلی بخش رہی۔

شیخ عبداللہ نے کہا میں مئی کے تیسرے ہفتہ میں پاکستان جا رہا ہوں کشمیری رہنما ۲۹ اپریل کو سری نگر سے نئی دہلی گئے تھے جہاں آپ نے پنڈت نہرو اور دوسرے بھارتی زعماء کے ساتھ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے بات چیت کی۔ نئی دہلی سے شیخ عبداللہ کے ہمراہ ان کے بیٹے فاروق عبداللہ اور مسٹر افضل بیگ بھی واپس سری نگر آئے۔ مولانا مسعودی جو کشمیری رہنما کی پارٹی کے رکن تھے دہلی میں ٹھہر گئے ہیں

قبل ازیں شیخ عبداللہ نے نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت نہرو اور دوسرے بھارتی زعماء نے تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے انہیں بنیاد دی گئی ہے آپ نے کہا میں صدر ایوب اور دوسرے رہنماؤں سے بات چیت کے لئے جتنی جلد ممکن ہو پاکستان جاؤں گا۔

● اقوام متحدہ (نیویارک) کل رات اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس میں پانچ ملکوں نے پاکستان کی اس تجویز کی حمایت کی کہ سیکرٹری جنرل او تھانٹ سے کہا جائے کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کرانے میں مدد دیں مراکش، آئیوری کوسٹ، ناروے، برازیل اور ناروے نے اس سلسلہ میں پاکستان اور بھارت میں بات چیت کے ذریعے کشمیر کا مسئلہ فوری طور پر حل کرنے پر زور دیا۔

● کراچی ۱۴ رمئی۔ سوڈان کے صدر جنرل عبود نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ مسئلہ کشمیر حق و انصاف اور مساوات کے اصولوں کے مطابق پر امن ذرائع سے حل ہو جائے گا آپ نے کہا کہ سوڈانی عوام کو ہمیشہ اس مسئلہ پر گہری تشویش رہی ہے صدر عبود یہاں باغ جناح میں شہریوں کی طرف سے دیئے گئے ایک پر تکلف استقبالیہ کے دوران میں خطاب کر رہے تھے صدر ایوب بھی استقبالیہ دعوت میں شریک ہوئے۔

● کراچی :۔ ۱۴ رمئی۔ ۲۱ توپوں کی سلامی، مسلح افواج کے چاق و چوبند دستے کے گارڈ آف آنر بینڈ کے ذریعے سوڈان اور پاکستان کے قومی ترانوں کی مدھر دھنوں اور صدر ایوب، صدر عبود اور پاک سوڈان دوستی زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ کل افریقہ کی عظیم مسلمان سلطنت سوڈان کے صدر لفٹننٹ جنرل فاروق ابراہیم عبود کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد پاکستان اور سوڈان کے باہمی دلچسپی کے امور اور افریشیائی مسائل پر دونوں ملکوں کے سربراہوں میں بات چیت شروع ہوگئی۔ پاکستان اور سوڈان کے سربراہوں نے کل مشترکہ مفاد کے بہت سے امور پر تبادلہ خیال کیا، یہ بات چیت گیارہ بجے شروع ہوئی اور نہایت دوستانہ ماحول میں تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔

کراچی ۱۴ رمئی۔ سوڈان کے جنرل صدر فاروق ابراہیم عبود نے صدر ایوب کو سوڈان کے سرکاری دورہ کی دعوت دی ہے جسے صدر پاکستان نے قبول کر لیا ہے یہ دعوت سوڈانی صدر نے کل صبح صدر ایوب سے بات چیت کے دوران دی۔ صدر ایوب نے اس دعوت پر سوڈانی صدر کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جیسے ہی فرصت ہوئی میں سوڈان کا دورہ کروں گا۔

●۔ اسوان ۱۴ رمئی۔ صدر ناصر روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف اور یمن کے صدر عبدالسلال نے کل دریائے نیل میں تین کنکر پھینک کر اسوان ڈیم کے پہلے مرحلہ کی تکمیل کے لئے دریا کے ایک حصہ کی بندش کا اشارہ کیا۔ قبل ازیں اسوان کے ہوائی اڈہ پر ہزاروں افراد نے تینوں زعماء کا پرجوش خیر مقدم کیا مسٹر خروشیف نے متحدہ عرب جمہوریہ کے روسی باشندوں سے مصافحہ کیا جو روس اور متحدہ عرب جمہوریہ کی جھنڈیاں لہرا رہے تھے۔ اس کے بعد صدر ناصر مسٹر خروشیف اور صدر سلال ایک کھلی کار میں بیٹھ کر ایک آراستہ سے گزر کر ایک دخانی کشتی میں سوار ہوئے جو انھیں ہائی ڈیم لے گئی

● ڈھاکہ ۱۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ راجشاہی ریڈیو سٹیشن اس سال جولائی سے کام شروع کرے گا اس سلسلے میں عملے اور آرٹسٹوں کے انتخاب کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

● نئی دہلی ۱۴ رمئی۔ سوتنترا پارٹی کے رہنما مسٹر راج گوپال اچاری نے بھارتی حکومت کے اس موقف کو جھٹلایا ہے کہ بھارت کے ساتھ کشمیر کا الحاق مستقل اور اٹوٹ ہے آپ نے کہا کہ کشمیریوں کی خواہش کے اظہار میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے راج جی نے اپنے ایک مضمون میں جو ہفت روزہ "سوراجیہ" میں شائع ہوا ہے کہا ہے کہ بھارتی حکومت نے الحاق کو تسلیم کرتے وقت اس امر کا اعتراف کیا تھا کہ الحاق کی نوعیت عارضی ہے اور اقوام متحدہ میں اس وقت بھارت کے مندوب گوپال سوامی آئنگر نے بھی اس بات کا اعادہ کیا تھا کہ ان حالات میں کوئی شخص یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ کشمیر اور بھارت کا الحاق کسی مستقل حیثیت کا حامل ہے اور اب اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی مسٹر راج گوپال اچاری نے لکھا کہ کشمیر نے نہایت خطرناک حالات میں بھارت کے ساتھ الحاق کیا تھا لہٰذا بھارت کے ساتھ الحاق کرنے والی دوسری ریاستوں اور کشمیر میں بہت فرق ہے اور دونوں کو ایک ہی زمرے میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ایک گھرانے میں دو خادمات کی فوری ضرورت ہے معقول اور مناسب تنخواہ کے علاوہ کھانے اور رہائش کا انتظام بھی ان کے ہی ذمہ ہوگا اور دن اور رات اسی گھر میں رہنا ہوگا۔ اگر کچھ تھوڑا بہت پڑھی ہوئی ہوں تو زیادہ موزوں ہوگا اپنی درخواست متعلقہ جماعتوں کے پریذیڈنٹوں کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بنام پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھجوا دیں۔ اور جس قدر معاوضہ پر وہ آنے کے لئے تیار ہوں اس سے بھی اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب)

کراچی سے ایک احمدی بھائی احسان الحق صاحب نے لکھا ہے کہ وہ آنکھوں کے ایک موذی مرض میں مبتلا ہیں اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے کہ بینائی کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔

میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اس بھائی کیلئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بخشش کا معاملہ فرمائے اور خاص رحمت سے انھیں نور بصارت و بصیرت دونوں عطا فرمائے۔ آمین)

اعلان نکاح

(حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ربوہ)

مورخہ ۱۳ رمئی ۶۴ء بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے عزیزم چوہدری مجید احمد صاحب ابن چوہدری نواب دین صاحب سابق ننگل باغباناں متصل قادیان محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا نکاح عزیزہ سعیدہ کلثوم صاحبہ بنت محترم حکیم ظفر احمد صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا عزیزہ سعیدہ کلثوم صاحبہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری جو سیدنا حضرت مسیح موعود کے پرانے صحابی ہیں کی نواسی ہیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

مرکز میں خدمت کرنے کا موقعہ

دفاتر تحریک جدید میں چند مستعد اور محنتی میٹرک پاس کارکنان کی ضرورت ہے سلسلہ کی خدمت کرنے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر صاحب جماعت مقامی کی تصدیق اور اپنے تجربہ کی تفصیل کے ساتھ وکیل الدیوان تحریک جدید کے نام بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۲ رمئی ۶۴ء فرزند عطا فرمایا ہے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا فرمائے نیز اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین)

(عنایت اللہ صابر۔ کارکن نظارت بیت المال۔ ربوہ)

تیسرا آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ہمارا تیسرا آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ ۱۶ رمئی سے شروع ہو رہا ہے۔ اور مورخہ ۱۹ مئی کو ختم ہو جائے گا اس ٹورنامنٹ کا افتتاح ۱۶ ر تاریخ کو چار بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں ہوگا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ کی دس ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ آکر ٹورنامنٹ کی رونق کو بڑھائیں۔

(نصیر احمد خان سیکرٹری آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴